اردو محاورات کی ساخت میں فارسی کا حصہ

اردو والوں نے لفظ 'محاورہ' کو کس معنی میں استعمال کیا ہے؟ اور یہ بات کہ فارسی بولنے والے، اردو میں رائج 'محاورہ' کے مقابلے میں، کیا لفظ یا الفاظ استعمال کرتے ہیں؟ اردو اور فارسی زبان کے ادیبوں کے ہاں محاورے یا محاورات کی کیا تعریفیں ہیں؟ اور ان کی ساخت کی نوعیتیں کیا ہیں؟ یہ سب ایسے سوالات ہیں جن کا اس مقالے میں جواب دینا ہمارا مقصد ہے۔

فرہنگ لاروس میں لفظ 'محاورہ' کے لیے ''مجادلہ کردن ۔گفتگو کردن'' [1] لکھا گیا ہے۔عربی کا یہ لفظ فارسی میں بھی بالکل اسی معنوں میں استعمال ہوا ہے۔لغت نامہ دہخدا میں اس لفظ کے سامنے ایسا مذکور ہے:

'محاورہ' بہ ضمِ میم: عربی مصدر۔اور اس کا معنی 'مجادلہ نمودن، سخن گفتن با یکدیگر، سخن گویی، گفتگو، سوال و جواب' [2] ہی بتایا گیا ہے۔فارسی انگریزی لغت 'حییم' میں اس لفظ کو انگریزی کے: 'conversation' اور 'To talk' [3] کے برابر لکھا گیا ہے۔انگریزی کے ان الفاظ کے معنی قومی انگریزی اردو لغت میں ڈاکٹر جمیل جالبی صاحب نے: 'مکالمہ۔گفتگو' [4] ہی لکھا ہے۔

'محاورہ ای' کو فارسی انگریزی لغت میں: 'colloquial' [5] بتایا گیا اور اس لفظ کو قومی انگریزی لغت میں: 'عام بول چال، روزمرہ کا، عامی' [6] معنی کیا گیا ہے۔ ڈاکٹر شاہد چوہدری صاحب نے اپنی کتاب: 'فرہنگ واژہ ہای فارسی در زبان اردو' میں لفظ 'محاورہ' کے لیے ایسی تعریف لکھی ہے:

Scanned by CamScanner

''۱) کلمہ یا سخنی کہ اہل زبان آن را بہ معنی خاصی (چہ لغوی، چہ عامیانہ) برای مفہومی خاص بکار برند (یعنی وہ لفظ یا کلام جسے اہل زبان نے خاص مفہوم میں (خواہ لفظی، خواہ عامیانہ) مخصوص کرلیا ہو۔ اصطلاح۔ ۲) مشق، ہنر، مہارت'' ۷۔ فیروز اللغات میں اس لفظ کو ان معنوں میں لیا گیا ہے: ''۱) باہمی گفتگو۔ ۲) وہ کلمہ یا کلام جسے اہل زبان نے لغوی معنی کی مناسبت سے کسی خاص مفہوم کے لیے مخصوص کرلیا ہو۔ مشق، مہارت'' ۸۔ ایسا لگتا ہے کہ ڈاکٹر شاہد چوہدری صاحب، فیروز اللغات والی تعریف سے متفق ہیں۔

جبکہ ڈاکٹر سید باحید رشہریار نقوی مرحوم نے اپنی لغت: 'فرہنگ اردو فارسی' میں اس کو 'ضرب المثل' لکھا ہے ۹۔ ڈاکٹر فرمان فتحپوری: 'تدریس اردو' میں لکھتے ہیں: ''محاورہ سے مراد وہ الفاظ ہیں جن سے حقیقی کے بجائے کوئی اور معنی لیے جاتے ہیں ۱۰'' اسی طرح جناب ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی صاحب نے 'تفہیم اردو' حصہ اول کے صفحہ نمبر ۲۷۳ میں لکھا ہے: ''دو یا دو سے زیادہ لفظوں کا وہ مجموعہ جسے اہل زبان مخصوص اور غیر حقیقی معنوں میں استعمال کرتے ہیں، محاورہ کہتے ہیں ۱۱''۔ سید قدرت نقوی: 'لسانی مقالات' حصہ اول، میں قریب قریب اسی معنی کو مدنظر رکھ کر لکھتے ہیں: 'اگر الفاظ اپنی لغوی معنی میں مستعمل ہوں اور ترتیب و ترکیب اہل زبان کے استعمال کے مطابق ہو تو اس کو اصطلاحاً روزمرہ کہا جاتا ہے اور اگر مجازی معنوں میں مستعمل ہوں تو محاورہ، گویا محاورے میں بنیادی بات یہی ہے کہ یہ الفاظ اہل زبان کی ترتیب و ترکیب کے مطابق مجازی معنی میں استعمال کیے گئے ہوں، محاورہ کلام میں استعمال کرنے کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ معنی کثیر، الفاظ قلیل میں ادا ہو جاتے ہیں ۱۲''۔

اب ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ اردو میں محاورہ کو ایک اصطلاحی معنی میں استعمال کیا جاتا ہے اور یوں نظر آتا ہے کہ ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی صاحب کی توضیح سب تعریفوں اور ترکیبوں سے مکمل ہے۔ اس بنا پر جب دو یا دو سے زیادہ الفاظ مخصوص اور غیر حقیقی معنوں میں استعمال ہوتے ہیں وہ محاورہ کہلاتے ہیں، اس توضیح میں مزید وضاحت کی

Scanned by CamScanner

گنجائش ہے کیونکہ اس تعریف میں ان الفاظ کی ترکیب کی نوعیت پر کوئی اشارہ نہیں ملتا ہے۔یعنی یہ نہیں کہا گیا کہ یہ الفاظ کس طرح مجموعی طور پر محاورے کی تشکیل دیتے ہیں۔

اردو محاوروں کی غالب شکل یہ ہے کہ ان میں ایک یا دو اسم یا صفت اور ایک یا دو حرف اضافت، ایک اردو یا ہندی مصدر کے ساتھ ایک محاورہ بنتے ہیں۔البتہ کبھی کبھی اضافت بھی محاورہ کہلاتی ہے۔ پہلی صورت کے محاوروں پر جب غور کرتے ہیں تو فارسی میں ''فعل مرکب و عبارت فعلی'' ذہن میں متبادر ہوتے ہیں لیکن یہاں پر بھی خاص بات یہ ہے کہ اردو کے فعل مرکب کی تعریف، فارسی میں رائج ''فعل مرکب اور عبارت فعلی'' کی تعریف سے الگ بات نظر آتی ہے۔

ان دونوں میں موجود فرق ظاہر کرنے کے لیے، یہاں پر ان دونوں مقولوں کی وضاحت ضروری سمجھی جاتی ہے۔ ڈاکٹر خلیل خطیب رہبر ''دستور زبان فارسی'' میں فعل مرکب کی اس طرح وضاحت کرتے ہیں: ''فعل مرکب آن است کہ از دو کلمہ جداگانہ و مستقل ترکیب شدہ باشد واز مجموع آنہا یک معنی دریافت شود۔کلمہ نخست اسم یا صفت است کہ صرف نمی شود مانند: خراب خواہم ساخت، بمعنی: ویران خواہم کرد، دراین بیت:

بہ یاد چشم تو خود را خراب خواہم ساخت
بنای عہد قدیم استوار خواہم کرد ۱۳''۔

(یعنی فعل مرکب وہ ہے جو دو الگ الگ اور مجز الفظوں سے بنا ہوا ور ان دونوں کی جمع سے ایک ہی مفہوم سمجھ میں آئے۔ پہلا لفظ ایک اسم یا صفت ہوتا ہے جو گردانے کے قابل نہیں ہوتا۔مثال کے طور پر: اوپر کے شعر میں: خراب خواہم ساخت، مسمار کرنے کے معنے میں)۔وہ 'عبارت فعلی' کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ''دراین قسم بیشتر از مجموع یک اسم وحرف اضافہ با یک فعل، گاہ یک معنی واحدی بدست می آید کہ برابر با یک فعل سادہ یا مرکب است: از پای درآمدن، بدست آوردن، بہ اتمام رسانیدن وغیرہ ۱۴۔

اردو محاورے فارسی کے دونوں فعل مرکب اور عبارت فعلی کی شکلوں میں پائے

جاتے ہیں۔ مراد یہ ہے کہ اردو محاورے کبھی ایک اسم اور ایک مصدر سے کبھی ایک صفت اور مصدر سے، کبھی ایک تابع فعل اور ایک مصدر سے بنتے ہیں۔ اس صورت میں فارسی کے فعل مرکب کی طرح ہوتے ہیں۔ اس طرح کے محاورے کو سید قدرت نقوی صاحب مذکور کتاب میں 'سادہ محاورہ' کا نام دیتے ہیں 15۔ کیونکہ ان کی ساخت اور فارسی کے فعل مرکب کی ساخت ایک جیسی ہے۔ اردو میں بعض ایسے محاورے ہیں جو فارسی کے عبارت فعلی کے مترادف کہا جا سکتا ہے۔ اس قسم میں ایک سے زیادہ اسم یا صفت یا حرف اضافت ہوتا ہے۔ سید قدرت نقوی صاحب نے اردو محاورات کے لیے اور قسمیں بھی بنائی ہیں۔ لیکن ان کی نحوی ساخت کی طرف بہت کم اشارہ کیا گیا ہے۔

یہ بات کہ فارسی نے کس طرح برصغیر پاک و ہند میں رواج پایا، ایک پامال قصہ ہوگیا ہے۔ اس میں صدیوں کی کاروائیاں اور ہزاروں ادیبوں اور شاعروں کی بھرپور کوششیں شامل ہیں۔ تو ان سب کوششوں کا یہ نتیجہ اردو کے ادبی ذخائر کی شکل میں ہمارے سامنے موجود ہیں۔ یہ بات مسلم ہے کہ اردو زبان نے برصغیر پاک و ہند کی علاقائی زبانوں کا بڑا ذخیرہ اپنے ہاں اکٹھا کرلیا ہے اور ان زبانوں کے لسانی لوازم اردو میں منتقل ہوگئے ہیں۔ ان کا جائزہ لیا گیا ہے اور جو رہ گئے ہیں میرے علم کی گرفت سے باہر ہے۔

تین سال پہلے میں نے شعبہ اردو تہران یونیورسٹی کی استاد گرامی ڈاکٹر زیب النساء علیخان کی شراکت سے ایک ایسی اردو فارسی لغت لکھنے کی کوشش کی جس میں صرف اردو، ہندی اور پنجابی الفاظ کے معنی فارسی میں لکھنے کے ساتھ ساتھ ان کی نحوی ساختوں کی نشاندہی بھی کی ہے۔ اس دوران میں نے یہ دیکھا کہ جن ترکیبوں کو فارسی میں ''فعل مرکب اور عبارت فعلی'' کے نام سے ہم فارسی میں جانتے ہیں وہ اردو میں محاورات کے نام سے پہچانے جاتے ہیں۔ اب ان مطالعات کا نتیجہ ذیل کے صفحات میں پیش کر رہے ہیں۔

اردو محاورات کو اگر دو حصوں میں تقسیم کریں تو پہلا حصہ ان محاوروں پر شامل ہو گا جو ایک لفظ اور ایک مصدر سے بنے ہیں۔ وہ الفاظ کبھی ایک اسم ہوتے ہیں، کبھی ایک

Scanned by CamScanner

صفت اور کبھی ایک تابع فعل ۔ اس بنا پر محاوروں کے اس جزء کا جائزہ لینا پڑے گا ۔ ذیل کی مثالوں سے اس بات کی وضاحت ہوتی ہے:

۱) اسم فارسی + مصدر ہندی یا اردو: بندہ بنانا، جگر رکھنا، پردہ اٹھانا، دریا بہانا، دل لگانا، دل مچلنا، سامان اٹھانا، ساماں باندھنا، سپر ڈالنا، ستارہ چمکنا، شکست کھانا، شمشیر تولنا، کف لانا، کف چڑھانا وغیرہ ایسے محاورے ہیں جو ایک ہندی مصدر اور ایک فارسی اسم کی ترکیب سے ایک یا بعض اوقات کچھ معنی اپنا چکے ہیں۔

۲) فارسی اسم مشتق + مصدر ہندی یا اردو: آراستہ ہونا (آراستن)، خورد برد کرنا (خوردن اور بردن = اختلاس کردن)، ساز باز کرنا (ساختن)، سازش کرنا (ساختن)، رنجیدگی ہونا (رنجیدن)، برانگیختہ ہونا (برانگیختن = عصبانی شدن)۔

۳) صفت فارسی + مصدر ہندی یا اردو: گرم بولنا، بلند ہونا، خشک ہونا، بے مزہ ہونا، تازہ کرنا، تنگ آنا، تنگ کرنا، بے مہار پھیرنا، پائے مال کرنا، پختہ ہونا، پلید رہنا، دراز کرنا، دیوانہ بنانا، و...... ان محاوروں میں فارسی صفتیں، تابع فعل کی صورت میں بھی استعمال کی گئی ہیں۔

۴) تابع فعل فارسی (جسے فارسی میں ''قید'' کے نام سے پہچانا جاتا ہے) + مصدر ہندی یا اردو: بالائے طاق رکھنا، برانگیختہ کرنا، برباد کرنا، برپا کرنا، پسماندہ کرنا، زیادہ ہونا، بغل گیر ہونا، سرفراز ہونا، پس پشت ڈالنا، زیر کرنا، سپرد کرنا، شب خون مارنا، درمیان آنا، درمیان میں لانا، دست و بغل ہونا، دل آزردہ ہونا، دیر لگانا، دست و پا مارنا، دست و گریبان ہونا، دیرپا ہونا و ....۔

۵) اسم جامد یا مشتق فارسی + صفت یا تابع فعل فارسی + مصدر ہندی یا اردو: آغوش خالی کرنا، آغوش گرم کرنا، بند بند ڈھیلے کرنا، بازار گرم کرنا، آواز بلند کرنا، خون سفید کرنا، داغ تازہ ہونا، دریا دلی دکھانا، رنگ زرد ہونا، دماغ روشن ہونا، دل سخت کرنا، راہ راست دکھانا و ....۔

Scanned by CamScanner

۶)	فارسی صفت و موصوف یا امر اضافی + مصدر ہندی یا اردو: داغ جگر دکھانا، بار خاطر ہونا، سر تسلیم خم کرنا، زیب تن کرنا، زیب گوش کرنا، دامن ناز سنبھالنا، دست ادب باندھنا، دردِ سر خریدنا، دردِ سر دینا، دست افسوس ملنا، شربت دیدار پلانا و..........۔

۷)	امر اضافی اردو + مصدر ہندی یا اردو (اردو ترکیب اضافی میں کبھی دونوں اسم فارسی کے ہوتے ہیں اور کبھی ایک فارسی کا اور ایک اردو کا ہوتے ہیں): ابرو کے خم کھلنا، پاپوش کی خاک ہونا، پاپوش کے برابر سمجھنا، پری کا سایہ پڑنا، خون کا دریا بہانا، نمک کا حق ادا کرنا، دل کے پار ہونا، دل کی کلی کھلنا، دل کے ٹکڑے ہونا، شیطان کے کان کاٹنا، سر خاب کا پر لگنا، تن بدن کا ہوش نہ ہونا و..........۔

۸)	فارسی اسم (مشتق یا جامد) + صفت ہندی یا اردو: دل میلا کرنا، آرزو پوری ہونا، زخم اچھا ہونا، دل بڑا ہونا، زخم ہرا ہونا، سر نیچا ہونا، ستارہ سازگار ہونا، قسم پوری کرنا و..........۔

۹)	اسم فارسی (مشتق یا جامد) + ہندی حرف اضافت + مصدر ہندی: دل میں بٹھانا، دل میں ڈالنا، راستے پر لانا، رستے پر لگانا، زانو سر پر جھکانا، سامان میں آنا، پردے میں پوچھنا، پردے میں بٹھانا، پردے میں رہنا، سر میں خاک ڈالنا، سر گریبان میں ہونا، پیشانی پر لکھا ہونا و..........۔

۱۰)	بعض اوقات فارسی اور اردو کے چند الفاظ اکٹھے کسی محاورے کو بناتے ہیں، اسی صورت میں اسے فارسی کے عبارت فعلی کے برابر سمجھ سکتے ہیں: گوشت سے ناخن کا جدا ہو جانا (اس محاورے میں فارسی مقولہ: ''جدا شدن گوشت از ناخن'' کو اردو میں ڈھالنے کی کوشش کی گئی ہے)، ننگ و ناموس کو خیر باد کہنا (اس محاورے میں فارسی عبارت فعلی: ''با ننگ و ناموس خدا حافظی کردن'' کو اردو میں منتقل کیا گیا ہے)، دامن امید گوہر آرزو سے مالا مال ہونا، سائے کی طرح ساتھ ساتھ رہنا و..........بھی فارسی کی مدد سے اردو محاوروں میں اضافہ کیا گیا ہے۔

Scanned by CamScanner

(11) اردو کے بعض محاورے ایسے بھی ہیں جن میں کسی مصدر کا ذکر نہیں، اگرچہ ان میں سے کسی مصدر کا وجود ہی استنباط ہوتا ہے، یہ محاورے جو فارسی الفاظ یا ترکیبوں کی مدد سے بنے ہیں، اگرچہ تعداد میں تو زیادہ نہیں ہیں لیکن اردو بولنے والوں نے ایسے محاورے بنائے ہوئے ہیں۔ آئینہ بہ مقابل آئینہ، اترا چہرہ، پاپوش سے۔

اب بات یہ ہے کہ اس مختصر مقالے میں، میرا مقصد یہ نہیں کہ اردو کے سب محاورے اور ان کی اقسام کا ذکر کروں، بلکہ جیسا کہ یہاں تک آپ کو معلوم ہو گیا ہے، فارسی اور اس میں موجود لفظی اور معنوی ذخائر سے اردو کے استفادے کی طرف محض ایک اشارہ کیا گیا ہے۔

اردو محاورات کی تشکیل میں فارسی الفاظ، ترکیبیں، صفتیں، تابع فعل و...... اس قدر شریک ہیں کہ اگر ان کا ایک ایک کر کے ذکر کرنا چاہیں تو اس کام کے لیے اردو کی مکمل لغت، تیار کرنا پڑے گی کیونکہ جرأت کے ساتھ یہ کہا جا سکتا ہے کہ اردو ذخیرۂ لغت کا آدھا حصہ ان پر شامل ہے۔ اور اردو بولنے والوں نے ان کو مختلف طریقوں سے استعمال کر کے اپنے جذبات، افکار اور خیالات کو انہی کی مدد سے بیان کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس عملے اردو محاورات کا دامن بہت وسیع پیمانے میں پھیلا ہوا ہے۔ اگرچہ انگریزی زبان کے آنے سے یہ عمل آج کل حقیقت میں بہت کم رنگ ہو گیا ہے لیکن اگر اردو زبان بولنے والوں کا یہ ارادہ ہو تو پرانے زمانے کی طرح فارسی سے استفادے کا عمل جاری رکھ سکتے ہیں۔

یہاں پھر اردو محاورات کی ایک اور تقسیم کر کے اپنی بات جاری رکھتا ہوں۔ اس تقسیم میں اردو محاورات کو دو قسموں میں کر دینا پڑتا ہے۔ پہلا حصہ وہ محاورے ہوں گے جو ہندی یا برصغیر پاک و ہند کے مسلمانوں نے ان پر بسندہ نہیں کیا اور اپنی زبان کے حرکی اصولوں کی مدد سے فارسی اور عربی اور ان دونوں کے ساتھ ساتھ، ترکی سے بھی استفادہ کر کے اس تقسیم کے دوسرے حصے کو بھی بنایا ہے۔ یہ دعویٰ کہ اس خطے کے لوگ اخیر کے تین

Scanned by CamScanner

زبانوں کے استفادے میں مکمل اختیار نہیں رکھتے، بالکل صحیح نظر آتی ہے کیونکہ اصل میں یہ الفاظ اپنے بولنے والوں کے ذریعے اس دیار کی طرف ہجرت کر چکے ہیں۔ لیکن یہاں پر خاص بات یہ ہے کہ میزبان زبان ان کے سامنے انفعال کے ساتھ پیش نہیں آتی ہے بلکہ ان مہمان الفاظ کو اس طرح اپنے اندر سمو دیا ہے کہ کوئی عربی یا فارسی بولنے والا بغیر غور و خوض اپنی زبان کا زیادہ حصہ جو اردو میں موجود ہے آسانی سے جدا کر کے دکھا نہیں سکتا ہے۔ بعض الفاظ اس طرح اردو میں گھل مل گئے ہیں کہ اپنا اصلی چہرہ بھول گئے ہیں۔ ''رنگ'' فارسی کا ایک لفظ ہے لیکن اردو میں جا کر اس کے معنوں میں بہت تنوع آ گیا ہے۔ دوسری طرف کہیں مصدر جعلی بن گیا مثلاً: ''رنگنا، رنگانا، رنگوانا'' اور کہیں صفت کی شکل میں ڈھلا ہوا ہے ''رنگیلا، رنگیلی اور رنگیلے'' اور کہیں حاصل مصدر ہو گیا ہے: ''رنگائی اور رنگائی'' وغیرہ۔ ان جدید گھڑے ہوئے الفاظ سے اتنے محاورے اردو میں موجود ہیں کہ حیرت کا سبب بنتے ہیں۔ رنگ کا پھیکا ہونا، رنگ کا آب دار ہونا، رنگ پتلا ہونا، رنگ بھنگ کرنا، رنگ روپ نکالنا، رنگ شوخ ہونا، رنگ سنہرا ہو جانا، رنگ ماند ہونا، رنگ پیلا پڑ جانا، رنگ سفید کرنا و...... ۔ اردو میں موجود ایسے محاوروں میں سے ہیں کہ ان سب کا ذکر زیادہ بہت فرصت ہوگا۔ واضح بات ہے کہ کوئی بھی فارسی زبان لفظ ''رنگ'' کی ان نئی شکلوں کو بھانپ نہیں سکتا۔

بعض الفاظ ایسے بھی ہیں جن کی ظاہری شکل اردو اور فارسی میں ایک جیسی ہے لیکن ان کے معنی بدل گئے ہیں۔ لفظ ''صاف'' کو دیکھیے اس کا فارسی میں معنی ''ہموار'' ہے حالانکہ اردو میں اس سے ''پاکیزہ، بے میل اور اجلا'' مراد لیا جاتا ہے۔ اسی لفظ سے اردو میں بہت سے محاورے بنائے گئے ہیں۔ صاف پڑھنا، صاف بچنا، صاف صاف کہنا، صاف منہ پر کہنا، صاف نکل جانا وغیرہ۔ اردو والوں نے بعض الفاظ سے ایسی صورتیں بنائی ہیں جو فارسی میں کبھی اس صورت میں استعمال نہیں ہوتے مثلاً: خوردن اور دادن'' فارسی کے دو الگ مصادر ہیں، گو ان سے مختلف فعل مرکب بنائے گئے ہیں۔ ان کی

Scanned by CamScanner

جو شکلیں بنائی گئی ہیں وہ بالکل مانوس اور متداول ہیں لیکن اس سے '' خورد برد'' یعنی ماضی مطلق کی صورت کو اسم مصدر کے طور پر استفادہ اردو ہی میں موجود ہے۔ '' خورد برد کرنا'' ایک ایسا محاورہ ہے جو ان مصادر کی مدد سے بنا ہے اور خود فارسی میں عربی لفظ '' اختلاس'' کی مدد سے '' اختلاس کردن'' جو ایک فعل مرکب ہے کی صورت میں یہ مقصود بیان کیا جاتا ہے۔

یہاں پر اس بات کا ذکر ضروری لگتا ہے کہ فعل مرکب فارسی میں بھی اکثر اوقات مجازی اور اصطلاحی معنی مراد لیے جاتے ہیں ۔ غم خوردن، شکست خوردن، قسم خوردن، دل دادن و...... کی وجہ استعمال اردو اور فارسی میں ایک مقصود اور معنی میں ہے۔ یوں نظر آتا ہے کہ غم کھانا، شکست کھانا، قسم کھانا اور دل دینا، فارسی کے ان مصادر سے ہو بہو ترجمہ کیے گئے ہیں۔

سید قدرت صاحب نے اپنی کتاب میں بالکل صحیح لکھا ہے کہ:

'' اردو زبان میں محاورات کا سرمایہ کتنا وقیع اور عظیم ہے اور محاورات کے لحاظ سے ہماری زبان دنیا کی ممتاز ترین زبانوں میں سے ایک ہے۔ اور بلحاظ تنوع و کثرت منفرد ہے۔'' ١٦

اس کے لیے یہ دلیل پیش کی جاسکتی ہے کہ اردو کا یہ خاصہ ہمیشہ زندہ ہے کہ وہ دوسری زبانوں کے سرمایۂ الفاظ سے کسی محدودیت کے بغیر استفادہ کرتی چلی آتی ہے۔ یہ زبان جب کسی لفظ کو اپنے اندر سمونے کی طاقت کا مشاہدہ کرتی ہے تو اصل زبان سے کسی قاعدے کی پابندی کیے بغیر اس پر اپنا دستور قائم کرتی ہے۔ یہ عمل ترجمے کی شکل میں زیادہ تر سرانجام پایا ہے۔ وہ تراجم جنہیں عوام نے قبول کر کے استعمال میں لائے ہیں وہی باقی رہے ہیں اور دوسرے متروک ہو گئے ہیں۔

اس مقالے کے آخر میں اس بات کا اعتراف کرنا لازم ہے کہ فارسی کے لسانی لوازمات کو اپنی زبان کے سرمایے کے طور پر استفادہ کرنے میں اس خطے کے ادیبوں اور

Scanned by CamScanner

عوام کی قدرت تخلیق اور مشاہدات و تجربات کی داد دینا ضروری ہے۔ اردو میں ''برآمد اور درآمد'' کے الفاظ پر غور کیجیے، خود فارسی میں ان الفاظ کی بجائے ''صادرات و واردات'' کے عربی الفاظ مستعمل ہیں لیکن اردو دان لوگوں نے ان دونوں اسموں کو ہندی مصادر کے ساتھ لگا کر دو محاورے بنائے ہیں: ''برآمد کرنا اور درآمد کرنا''۔ یہ اور ان کی طرح کے بہت سے الفاظ اور محاورے خود اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ اردو دان لوگ فارسی کے الفاظ اور ان میں موجود معانی کو کس غور سے پرکھتے ہیں۔ اگر کچھ معمولی فروگذاشتوں سے صرف نظر کریں تو اردو زبان میں فارسی کی خدمات رسانی اور دوسری طرف اس زبان کے لوازمات کو اردو میں استعمال کرنے کی آگاہانہ کوشش کا بخوبی پتہ چلتا ہے۔ امید ہے اب بھی اس طرح کے تعلقات قائم رہیں اور فارسی ادیب اور عہدے دار اس بات کی طرف مائل ہوں کہ اردو میں موجود بعض اصیل محاورات اور الفاظ کو موجودہ فارسی میں استعمال کر سکیں۔

حواشی و تعلیقات

۱۔ فرہنگ لاروس، عربی۔ فارسی، ترجمہ طبیبیان، سید حمید، تالیف: الدکتور خلیل جر، موسسہ انتشارات امیر کبیر، تہران ۱۳۸۱، صفحہ ۷۹۷۔

۲۔ لغت نامہ دہخدا، علی اکبر دہخدا، زیر نظر دکتر محمد معین و دکتر سید جعفر شہیدی، ناشر: مؤسسہ انتشارات و چاپ دانشگاہ تہران، بہار ۱۳۷۳۔

۳۔ فرہنگ کوچک انگلیسی فارسی حییم، سلیمان حییم، ویرایش شدہ در پژوہش فرہنگ معاصر، ویرایش سوم، چاپ چہاردہم، ۱۳۷۷۔

۴۔ قومی انگریزی اردو لغت، ڈاکٹر جمیل جالبی، مقتدرہ قومی زبان، طبع سوم

Scanned by CamScanner

۱۹۹۶، طابع : مکتبہ جدید پریس، لاہور، ناشر: افتخار عارف (صدر نشین)۔

۵۔ فرہنگ کوچک فارسی انگلیسی، سلیمان حییم، چاپ نوبہار، چاپ نہم پائیز ۱۳۷۰۔

۶۔ قومی انگریزی اردو لغت......

۷۔ فرہنگ واژہ ہای فارسی در زبان اردو، دکتر شاہد چوہدری، شرکت انتشارات علمی و فرہنگی، چاپ ۱۳۷۵۔

۸۔ فیروز اللغات اردو جدید، الحاج فیروز الدین، نیا ایڈیشن، فیروز سنز پرائیویٹ لمیٹڈ۔

۹۔ فرہنگ اردو فارسی، ڈاکٹر سید باحیدر شہر یار نقوی، انتشارات مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان، ناشر: رانا سلطان محمود، بک ٹاک لاہور، ۱۹۹۳۔

۱۰۔ تدریس اردو، ڈاکٹر فرمان فتحپوری، مقتدرہ قومی زبان، طبع دوم ۱۹۹۸، مطبع گرین لائن پرنٹرز، ناشر: افتخار عارف (صدر نشین)۔

۱۱۔ تفہیم اردو، حصہ اول، ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی، عبداللہ شاہ، اشفاق احمد ورک، ناشر: مرکزی کتب خانہ، اردو بازار لاہور، اشاعت: ۲۰۰۳ء۔۲۰۰۲ء۔

۱۲۔ لسانی مقالات، حصہ اول، سید قدرت نقوی، مقتدرہ قومی زبان اسلام آباد، طبع اول، جون ۱۹۸۸ء، طابع: سید ظفر الحسن رضوی، ظفر سنز پرنٹرز، ناشر: ڈاکٹر جمیل جالبی (صدر)۔

۱۳۔ دستور زبان فارسی، بوشش دکتر خلیل خطیب رہبر، انتشارات مہتاب، نوبت چاپ اول، ۱۳۸۱ء، صفحہ ۲۳۹۔

۱۴۔ دستور زبان فارسی......صفحہ ۲۴۱۔

۱۵۔ لسانی مقالات......صفحہ ۲۳۵۔

۱۶۔ لسانی مقالات......صفحہ ۲۳۴۔

Scanned by CamScanner

منابع و مآخذ

الحاج فیروز الدین، نیا ایڈیشن، فیروز سنز پرائیویٹ لمیٹڈ۔

۱۔ باحید، شہریار نقوی، سید، ڈاکٹر۔ فرہنگ اردو فارسی، انتشارات مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان، ناشر: رانا سلطان محمود، بک ٹاک لاہور، ۱۹۹۳ء۔

۲۔ حییم، سلطان۔ فرہنگ کوچک انگلیسی فارسی حییم، ویرایش شدہ در پژوہش فرہنگ معاصر، ویرایش سوم چاپ چہاردہم ۱۳۷۷۔

۳۔ حییم، سلطان۔ فرہنگ کوچک فارسی انگلیسی، چاپ نوبہار، چاپ نہم پائیز ۱۳۷۰۔

۴۔ خطیب رہبر خلیل، دکتر۔ دستور زبان فارسی، انتشارات مہتاب، نوبت چاپ اول: ۱۳۸۱۔

۵۔ جالبی، جمیل، ڈاکٹر۔ قومی انگریزی اردو لغت، مقتدرہ قومی زبان، طبع سوم ۱۹۹۶، طابع: مکتبہ جدید پریس، لاہور، ناشر: افتخار عارف (صدر نشین)۔

۶۔ دہخدا، علی اکبر لغت نامہ دہخدا، زیر نظر دکتر محمد معین و دکتر سید جعفر شہیدی، ناشر: مؤسسہ انتشارات و چاپ دانشگاہ تہران، بہار ۱۳۷۳۔

۷۔ شاہد چوہدری، دکتر۔ فرہنگ واژہ ہای فارسی در زبان اردو، شرکت انتشارات علمی و فرہنگی، چاپ ۱۳۷۵۔

۸۔ طبیبان، سید حمید۔ فرہنگ لاروس، عربی۔ فارسی، تالیف: الدکتور خلیل جر، موسسہ انتشارات امیر کبیر، تہران ۱۳۸۱۔

۹۔ فرمان فتحپوری، ڈاکٹر۔ تدریس اردو، مقتدرہ قومی زبان، طبع دوم ۱۹۹۸، مطبع: زین لائن پرنٹرز، ناشر: افتخار عارف (صدر نشین)۔

۱۰۔ نقوی، قدرت، سید۔ لسانی مقالات، حصہ اول، مقتدرہ قومی زبان اسلام

Scanned by CamScanner

آباد، طبع اول، جون ۱۹۸۸ء، طابع: سید ظفر الحسن رضوی، ظفر سنز پرنٹرز، ناشر
ڈاکٹر جمیل جالبی (صدر)۔

۱۲۔ تفہیم اردو، حصہ اول، ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی، عبداللہ شاہ، اشفاق احمد ورک،
ناشر: مرکزی کتب خانہ، اردو بازار لاہور، اشاعت: ۲۰۰۳ء۔۲۰۰۲ء۔

Scanned by CamScanner